اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

خطبہ نمبر ۱۸

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۲۸	۱۲ ماہ وفا ھ ۱۳۱۹ ہش	۶ جمادی الآخری ۱۳۵۹ ھ	۱۲ جولائی ۱۹۴۰ ء	نمبر ۱۵۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

صرف اعتراض کرنا کافی نہیں

غیر مبایعین مقابلہ میں قبولیتِ دُعا کا نشان دکھائیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵۔ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

۲۶ مئی سنہ ۴۰ء کو بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں ایک تقریر کرتے ہوئے مَیں نے بیان کیا تھا کہ "مجھے تو یقین کامل ہے۔ کہ اگر انگریز سچے طور پر توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دُعا کی درخواست کریں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔"

(الفضل ۴۔ جون سنہ ۱۹۴۰ء)

جو لوگ روحانی اُمور سے ناواقف ہیں اور ان باتوں سے بالکل جاہل ہیں۔ ان کا ایسی باتوں پر

تمسخر اور ہنسی کرنا

کوئی بعید امر نہیں۔ اور اس سے قبل میں یہ بھی کہہ چکا ہوں۔ کہ:۔

"ابھی ان کے دماغ اس مقام پر نہیں آئے۔ کہ وہ اس حقیقت کو سمجھیں۔ بلکہ اس وقت اگر کسی انگریز کے سامنے میری اس تقریر کا یہ حصہ رکھدیا جائے۔ تو وہ کہے گا کہ یہ کوئی پاگل ہے۔ جو پاگل خانے سے چھوٹ کر آیا ہے۔ کیا ہماری حفاظت کے لئے ہمارے پاس توپ خانے اور بحری بیڑے اور ہوائی جہاز اور بڑے بڑے اسلحہ موجود نہیں۔ اور اگر ان ہتھیاروں کے باوجود ہمیں فتح حاصل نہ ہو۔ تو اس کی دُعا سے کس طرح ہو سکتی ہے؟"

(الفضل ۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء)

لیکن اس کے متعلق

انگریزی قوم کے کسی فرد کی طرف سے

تو کچھ نہیں کہا گیا۔ اور شائد وہ کچھ نہ کہیں۔ کیونکہ ان تک ہماری آواز اچھی طرح پہنچی بھی نہ ہوگی۔ ہاں

ایک ذمہ دار افسر کے متعلق

مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ اس کے سامنے جب یہ بات پیش ہوئی۔ کہ مجھے دُعا کے لئے لکھا جائے۔ تو برطانیہ کو اللہ تعالےٰ فتح دے دے گا۔ تو اس کے بعض مشیروں نے کہا۔ کہ شائد اس طرح ہندوستان کی باقی اقوام میں بدمزگی پیدا ہو۔ کہ ان کو کیوں لکھا گیا ہے۔ اور بعض انگریز افسروں کی طرف سے یہ خیال ظاہر کیا گیا۔ کہ اگر جماعت کی طرف سے کوئی ایسی تحریک کی جائے۔ تو پھر حکومت کی طرف سے بھی لکھا جا سکتا ہے۔ مگر ہمارا اپنا کوئی ایسی بات لکھنا تو بے وقوفی کی بات ہے۔ ایسی بات عام رنگ میں تو کہی جا سکتی ہے۔ مگر

معیّن صورت

میں یہ کہنا کہ ہمیں دُعا کے لئے لکھا جائے اس کی غرض کو باطل کر دیتا ہے۔ لیکن پھر بھی مجھے اتنا علم ہے۔ کہ انگریز قوم نے اس پر ہنسی نہیں اڑائی بلکہ نہایت ذمہ دار افسروں کے سامنے جب یہ بات پیش ہوئی۔ تو انہوں نے اس پر

نیم آمادگی کا اظہار

کیا۔ اور صرف اس بات سے ڈر سے کہ دوسری قومیں نہ کہیں۔ کہ صرف احمدیوں کو دُعا کی درخواست کے لئے کیوں چنا گیا ہے۔ مگر باوجود اس بُعد کے جو اس قوم کو روحانی امور سے ہے۔ اور باوجود اس بُعد کے جو اس قوم کی شان و شوکت کو ہماری بے کسی اور بے سروسامانی سے ہے ان کا دُعا کی طرف اتنا رجحان بھی ممکن ہے اللہ تعالےٰ کو پسند آجائے اور وہ اسی وجہ سے ان پر رحم کرے۔ بہرحال انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ارفا ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو درد گردہ کی تکلیف بدستور ہے۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اب خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ مع مولوی محمد یار صاحب عارف اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ مجوزہ پروگرام کے مطابق اپنے دورل پر تشریف لے گئے ہیں۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ خان بہادر ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب نے کانوں کا معائنہ کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ کانوں کے پردوں کے پیچھے ورم ہے جس کا علاج شروع کر دیا گیا ہے۔ اور خدا کے فضل سے تکلیف میں کچھ تخفیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔۔۔ کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

اس بات کی ہنسی نہیں اڑائی۔ ہاں بعض ہندوستانیوں نے بھی جو سچائی سے ویسے ہی دور ہیں۔ جیسے یہ لوگ۔ اس پر ہنسی اڑائی ہے۔ مگر وہ چونکہ ناواقف اور جاہل ہیں۔ اس لئے مجھے ان پر تعجب نہیں لیکن "الفضل" میں یہ پڑھ کر مجھے تعجب ہوا۔ کہ

ہمارے پیغامی بھائی صاحبان

نے بھی اس خیال کی ہنسی اڑائی ہے۔ کہ کسی کی دعا قبول ہو سکتی ہے۔ تعجب ہے۔ کہ وہ قوم جس نے رات دن معجزات دیکھے۔ وہ قوم جو رات دن دعا کی قبولیت کے نشان دیکھتی رہی۔ وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو پڑھتے۔ اور ان کی تعبیریں اور تشریحیں لکھتے ہیں۔ وہ جنہوں نے آپ کا وہ فقرہ کئی بار پڑھا ہوگا۔ کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے جسم پر مٹی پڑی ہوتی ہے۔ ان کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر جب وہ خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہہ دیتے ہیں کہ ایسا ہوگا تو اللہ تعالےٰ ویسا ہی کر دیتا ہے۔ اور ان کی بات کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اس قسم کا تمسخر کرتی ہے۔ یہ بات کسی نبی۔ رسول یا مامور کے متعلق نہیں۔ بلکہ عام مومن کے متعلق ہے۔ مگر یہ وہ لوگ ہیں جو

خدا تعالےٰ کا کلام

پڑھتے ہیں۔ اس کی تفسیریں شائع کرتے ہیں اور پھر ان کو بیچ کر اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی روٹی کماتے ہیں۔ جو اس میں پڑھتے ہیں۔ کہ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ اور ادعونی استجب لکم۔ مگر پھر بھی بے پرواہ ہو کر اس پر سے گزر جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے کلام کے ساتھ ان کو صرف اتنا ہی واسطہ ہے کہ اسے بیچ کر اس سے روٹی کما لیں اور پیٹ بھر لیں۔ اور اس میں خدا تعالےٰ کے جو وعدے مومنوں سے ہیں۔ اور جس رنگ میں اس کی قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ ان کو وہ نظر انداز کر دیتے۔ اور بھول جاتے ہیں۔ ان کی نگاہ

ہماری ظاہری حالت

پر پڑتی ہے۔ جو ہندوستان میں ادنے سے ادنے اقوام کے برابر بھی نہیں۔ ہریجنوں کے ریزولیوشن حکومت کے نزدیک زیادہ وقیع ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے نہیں۔ حالانکہ ہریجن وہی لوگ ہیں جنہیں چوہڑے اور چمار کہا جاتا ہے۔ حکومت صرف تعداد کو دیکھتی ہے۔ وہ ہندوستان میں سات کروڑ ہیں۔ اور اگر حکومت کو ضرورت پیش آئے۔ تو اسے سات لاکھ والنٹیر مہیا کر سکتے ہیں۔ اور حکومت کی نظر میں دل کے اخلاص اور تقوےٰ سے یہ چیز زیادہ قیمتی ہے۔ اس لئے وہ

احمدیوں سے زیادہ ہریجنوں کی قدر

کرتی ہے۔

۱۷ء میں ایک جگہ احمدی سپاہیوں کو تکلیف تھی۔ میں شملہ میں تھا۔ اور میں نے ذوالفقار علی خان صاحب یا چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو ایڈجوٹنٹ جنرل کے پاس بھیجا۔ کہ ان کے سامنے احمدیوں کی یہ تکالیف پیش کر کے ازالہ کرائیں۔ اور ان کو بتائیں۔ کہ یہ لوگ

حکومت کے وفادار

ہیں۔ انہوں نے ساری عمریں فوجی سروس میں گزار دی ہیں۔ اور اب بعض افسر دوسرے لوگوں کے شور مچانے پر ان کو نکالنا چاہتے ہیں۔ وہ ملے۔ اور یہ باتیں پیش کیں۔ ایڈجوٹنٹ جنرل نے کہا۔ کہ ہم جانتے ہیں۔ کہ آپ کی جماعت کے لوگوں پر ظلم ہوتے ہیں۔ اور کہ وہ مدد کے مستحق ہیں۔ لیکن ہمیں ہندوستان میں تین لاکھ فوج چاہیئے۔ اگر ہم آپ لوگوں کی پرواہ کریں۔ تو دوسرے ناراض ہو جاتے ہیں۔ ہم آپ کو خوش کر دیتے ہیں۔ مگر کیا آپ لوگ ہمیں

تین لاکھ سپاہی

مہیا کر دیں گے۔ اس بات کا جواب وہ کیا دے سکتے تھے۔ تو گورنمنٹ پر جن باتوں کا اثر ہو سکتا ہے۔ وہ چونکہ ہمارے پاس نہیں۔ اس لئے اس کے نزدیک ہریجن بھی ہم سے زیادہ وقیع ہیں۔ اور اس لحاظ سے ہم خود محسوس

کرتے ہیں۔ کہ

ہماری کمزوری اور ناتوانی سب قوموں سے زیادہ

ہے۔ ہندو ملک میں کافی طاقتور ہیں۔ مگر مسلمانوں کی تعداد بھی سات آٹھ کروڑ ہے۔ اس لئے ان کی آواز بھی بے اثر نہیں۔ بعض صوبوں میں مسلمانوں کی طاقت زیادہ ہے۔ پنجاب میں سکھوں کی آواز بھی بے اثر نہیں۔ کیونکہ انکی تعداد تیس چالیس لاکھ ہے۔ ادنےٰ اقوام کہلانے والے غریب ہیں۔ مگر ان کی آواز بھی بے اثر نہیں۔ کیونکہ ان کی تعداد سات کروڑ ہے۔ حکومتوں کو ہر وقت روپیہ ہی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض اوقات آدمیوں کی بھی ہوتی ہے۔ روپیہ کے لئے جہاں اسے سرمایہ داروں ساہوکاروں اور کارخانہ داروں کی ضرورت پڑتی ہے وہاں

فوجی بھرتی کے وقت

اُسے مسلمانوں۔ سکھوں اور ہندوؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور مزدوری نیز کئی اور فوجی کاموں کے لئے ہریجنوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر اس کی کونسی ضرورت ایسی ہے۔ جسے احمدی جماعت پورا کر سکتی ہے۔ ہم حکومت کو روپیہ نہیں دے سکتے۔ فوجی سپاہی نہیں دے سکتے۔ مزدور نہیں دے سکتے۔ پھر وہ ہماری کیا قدر کر سکتی ہے۔ کیونکہ جن چیزوں کے بغیر اس کا گزارہ نہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ہم مہیا نہیں کر سکتے۔

قومی لیڈروں کو

بھی ان چیزوں کی ہی ضرورتیں پیش آتی ہیں۔ ان کو روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے وہ روپیہ والوں سے صلح پر مجبور ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ گاندھی جی اپنے چرخہ کے باوجود مسٹر برلا کے ہی مہمان ٹھہرتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ ہوا جب ایکسچینج مارکٹ کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے صاف کہہ دیا تھا۔ کہ اگر میں ان

تاجروں کی مخالفت

کروں تو گاندھی نہیں رہ سکتا۔ وہ ہریجنوں کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی ان کی طاقت کو بڑھانے کا موجب ہیں۔ مگر کونسی چیز ہمارے پاس ایسی ہے۔ جس کے لئے سیاسی لیڈر ہماری طرف توجہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس نہ روپیہ ہے۔ اور نہ آدمی۔ اور نہ ہی ہماری آواز کوئی اثر رکھتی ہے۔ پھر ظاہری مذہبی لیڈر ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بھی اسی قسم کی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وُہ چاہتے ہیں۔ کہ جب وُہ کوئی فتوےٰ دیں۔ تو ہزاروں۔ لاکھوں لوگ اٹھ کر ان کی تائید میں کھڑے ہوجائیں لیکن اگر وُہ احمدیوں سے صلح رکھیں۔ تو لوگ ان سے دُور بھاگ جائیں۔ پھر وُہ کس طرح ہماری طرف توجہ کرسکتے ہیں پھر

علمی لیڈروں کی نگاہ میں

بھی احمدی محض بے کار ہیں۔ وُہ لوگ جس فلسفہ اور علم النفس کو دُنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جن اخلاق کی پابندی کرانا چاہتے ہیں۔ جو حریت و آزادی دماغوں میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک چیز کی احمدیت دُشمن ہے۔ پھر اگر وُہ اس کی قدر کریں۔ تو کیونکر۔ اس لئے وُہ بھی اسے بے کار سمجھتے ہیں۔ اور یہ لوگ ایسا سمجھنے میں کچھ معذور بھی ہیں۔ کیونکہ ان کا نقطۂ نگاہ بالکل مختلف ہے مگر جو شخص احمدی کہلاتا ہے۔ اسے اس بات کو اس نقطۂ نگاہ سے دیکھنا چاہیئے تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دُنیا میں اس لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ کہ

بنی نوع انسان کا تعلق خدا تعالےٰ سے

دوبارہ قائم کردیں۔ اور دوبارہ دُنیا کو دُعا کی قبولیت کا قائل کریں۔ اس لئے اس کا یہ تو حق تھا۔ کہ کہتا۔ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف چلنے والے ہو۔ اس لئے خدا تعالےٰ تمہاری دُعا کبھی نہیں سُن سکتا۔ اگر اہل برطانیہ جنگ میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو چاہیئے۔

مولوی محمد علی صاحب سے دُعا کرائیں

کیونکہ ہر احمدی کا یہ ایمان ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی نمونہ تو چھوڑا ہے اسے یا تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس غرض کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس میں ناکام رہے۔ اور یا پھر یہ ماننا ہوگا۔ کہ کوئی نہ کوئی فریق ایسا ہے جس کی دُعائیں اللہ تعالےٰ ضرور سنتا ہے۔ خواہ وُہ میں اور میرے ساتھی ہوں۔ یا مولوی محمد علی صاحب۔ اور اُن کے رفقاء:

پس جب میں نے یہ بات کہی تھی۔ تو ان کا یہ حق تھا۔ کہ کہتے۔ تم نے احمدیت کو بگاڑ دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے تمہاری دُعا اللہ تعالےٰ نہیں سنے گا۔ اور مضمون نگار صاحب یا خود مولوی محمد علی صاحب اعلان کردیتے۔ کہ میری دُعا اللہ تعالےٰ سُنے گا۔ مگر افسوس کہ انہوں نے اس چیز کی تردید کی۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ اب بھی یہ مضمون نگار بڑی خوشی سے یہ کہ سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ تمہاری دُعا نہیں سنے گا۔ بلکہ میری سُنے گا۔ یا ان کا کوئی لیڈر اعلان کردے کہ میری سُنے گا۔ اور پھر معلوم ہوجائیگا۔ کہ خدا تعالےٰ کس کی سنتا ہے۔

خدا تعالےٰ کے سُننے کے آثار

بھی ظاہر ہوجاتے ہیں:

مجھے اس جنگ کے متعلق اس نے بیسیوں ایسی باتیں قبل از وقت بتائیں جن کے سینکڑوں لوگ گواہ ہیں۔ اور وُہ باتیں اب پُوری ہورہی ہیں۔ ان کے اعلان کے بعد اگر اللہ تعالےٰ ان کو زیادہ اخبار غیبیہ سے آگاہ کرے گا تو معلوم ہوجائے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے اتباع وُہ ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ جس سے کام لینا چاہتا ہے۔ اس کو

پیش آنے والے حالات سے آگاہ

بھی کرتا ہے۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ ایک بادشاہ رُویا میں مجھے دکھایا گیا۔ اور الہام ہُوا:

Abdicated

اس کے بعد ایک اور بادشاہ کے متعلق مجھے خبر دی گئی۔ کہ اس کی حالت بیماری ایک دُوسری بیماری کے نتیجہ میں ہے۔ اور اس کی خبر اسے دے دی گئی ہے۔ اسی طرح

انگلستان کا فرانس کو اتحاد کا پیغام

سخت خطرہ کی حالت میں دیا بھی مجھے قبل از وقت بتایا گیا۔ جو غیر معمولی رنگ میں پُورا ہوا:

تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے قبولیت دُعا کے آثار بھی ظاہر ہوجایا کرتے ہیں جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ وُہ کس کی دُعائیں سنتا ہے۔ اور پیغامی یہ طریق اختیار کرسکتے تھے۔ کہ میرے مقابل پر

اپنی دُعاؤں کی قبولیت کا اعلان

کردیتے:

یہ طریق ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت بھی قائم ہوتی۔ اور ان کی صداقت بھی ظاہر ہوجاتی۔ مگر افسوس۔ کہ تلوار ہم پر نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چلاتے ہیں۔ جس طرح ابن زبیر نے کہا تھا۔ کہ اقتلوانی و مالک۔ یعنی مجھے اور مالک کو اکٹھے مار دو۔ اس نے تو نیک کام کے لئے کہا تھا۔ مگر یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مارنا چاہتے ہیں۔ جب بھی یہ کوئی حملہ کرتے ہیں۔ ایسے رنگ میں کرتے ہیں۔ کہ ساتھ ہی

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی عزت

پر بھی پانی پھر جائے:

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کو شعائر اللہ کا کتنا خیال رہتا تھا۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ مکہ کے شعراء جب ایسی نظمیں جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کی سخت ہتک ہوتی تھی۔ لکھنے میں حد سے بڑھ گئے۔ تو ایک روز حضرت حسان نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ یارسول اللہ اب تو یہ توہین حد سے بڑھ گئی۔ اور ناقابل برداشت ہوگئی ہے۔ اس لئے مجھے اجازت دیجئے۔ کہ میں بھی جواب دُوں اہل عرب اچھی زبان پر مرتے تھے۔ اور اچھا شعر خواہ کسی کا ہو۔ سارے ملک میں پھیل جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ حسان میں جواب کی اجازت کیسے دے سکتا ہُوں۔ میرے اور ان لوگوں کے باپ دادا ایک تھے۔ ان کے باپ دادا کے لئے جو لفظ استعمال کیا جائے گا۔ وُہ میرے باپ دادا کو بھی لگے گا۔ حضرت حسان نے عرض کیا۔ یارسول اللہ: میں اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہُوں۔ مگر میں حضوؐر اور حضور کے خاندان سے ان لوگوں کو اس طرح باہر رکھوں گا۔ جس طرح مکھن سے بال علیحدہ کرلیا جاتا ہے۔ مگر ان لوگوں کا طریق یہ ہے۔ کہ جب بھی کوئی حملہ کرتے ہیں۔ وُہ صرف مجھ پر ہی نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی ہوتا ہے۔ آپ کا مرتبہ نبی اور رسُول نہ سہی مجدد اور مامور ہی سہی۔ مگر کیا مجدد اور مامور دُنیا میں نیکی کا کوئی نشان چھوڑتے ہیں۔ یا

ان کے بعد تاریکی ہی تاریکی

باقی رہ جاتی ہے۔ یہاں نبوت۔ اور رسالت کا سوال نہیں۔ کسی بڑے عہدے کا سوال نہیں۔ لیکن اس سے وُہ انکار نہیں کرسکتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان حدیثوں کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ جن میں تمام انبیاء نے ایک مامور کی خبر دی ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ تم آپ کو نبی اور رسُول نہ کہو۔ مجدد اور مامور بھی نہ کہو۔ ایسا مسلمان ہی کہہ لو۔ جس کی آمد کی سب نبیوں نے خبر دی ہے اور پھر بتاؤ۔ کہ کیا ایسا مسلمان اپنے پیچھے

کوئی نیکی

بھی چھوڑے گا۔ یا تاریکی ہی تاریکی تم اس نیکی کے مقام کو پیش کر دو۔

خمیر انگریزی درجہ اوّل

یہ خمیر بیکری کا کام کرنے والوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ گھروں میں بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ اس میں تیس اجزا شامل ہیں۔ جن میں سے صندل۔ جلوتری۔ کستوری اور زعفران قیمتی اجزاء ہیں۔ ایک ماہر فن سے اس کا نسخہ دستیاب ہُوا ہے۔ خواہشمند احباب منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ نمونہ ۸ کے ٹکٹ آنے پر ارسال ہوگا۔ فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں۔

پروپرائٹر طلبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کہو کہ یہ مقام ہمیں حاصل ہے۔ ہمارے متعلق کہہ دو کہ تم تاریکی میں پڑے ہوئے ہو۔ اور پھر وہ تائیدات اور نفرتیں پیش کرو۔ جو اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں۔ یہ تائیدات ایسی نہ سہی جیسی آپ کو حاصل تھیں۔ ان سے بہت کم سہی۔ ہم مان لیتے ہیں۔ کہ

کسی مامور کے اتباع کا درجہ

وہی نہیں ہو سکتا۔ جو اس کو حاصل ہو۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعاؤں کی قبولیت کا نشان جو آپ نے نیچریوں اور دہریوں کے مقابل پر پیش کیا۔ وہ کچھ نہ کچھ تو دنیا کے سامنے پیش کرو۔ اگر یہ نشان آپ کی ذات پر ہی ختم ہو چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کی قبولیت کے بعد آپ کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اگر قصوں پر ہی مدار تھا۔ تو پھر وہ پہلے قصے ہی کافی تھے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عرفان کو قائم رکھنے کے لئے ایسے نشانات ہر وقت ضروری ہوتے ہیں۔ جو کامل مومن اور صالح مومن بھی اپنے بعد چھوڑ جاتے ہیں ایسے مومن کا بھی کچھ نہ کچھ نشان قائم رہنا چاہیئے مولوی محمد علی صاحب نے جو تفسیر قرآن لکھی ہے۔ اس میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کاسہ لیسی

میں کئی جگہ یہ بات دیگر مذاہب کے بالمقابل پیش کی ہے۔ کہ کیا خدا تعالے سو گیا ہے۔ کہ اب بندے ہی سب کام کریں گے۔ اس نے کوئی نہیں کرنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار یہ بات اپنی کتابوں میں پیش کی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ دوسرے مذاہب سب

بندوں کے کام

ہی پیش کرتے ہیں۔ خدا تعالے کا کوئی فعل پیش نہیں کرتے۔ مگر قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ یہ **ھدًی للمتقین** ہے۔ ایک مومن اور متقی انسان جب اپنے خدا کو پکارتا ہے۔ تو وہ بھی اسے جواب دیتا ہے۔ یہ ایک

اسلام کا امتیازی نشان

آپ نے پیش کیا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تفسیر میں بیسیوں آیات کی تشریح میں یہ بات پیش کی ہے۔ اگر ان کے نزدیک تفسیر ہی سب سے بڑا کام ہے۔ جس کی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ تو کیا اس کے مقابلہ میں خدا تعالے نے بھی ان کی طرف ہاتھ بڑھانا تھا یا نہیں۔ کیا اس کے لئے کوئی کام ضروری تھا یا نہیں۔ ہمیں تو کوئی ضد نہیں۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تردید نہ کرو۔ آپ کی تائیدات اور نصرتوں کا حامل بے شک مولوی محمد علی صاحب یا اپنے کسی اور لیڈر کو ثابت کرو۔ اور اسے پیش کر دو۔ کہ اللہ تعالے اس کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ صرف مجھ پر

اعتراضات کر دینا کافی نہیں

میری تو طبیعت ایسی ہے۔ کہ ذرا سا زیادہ لقمہ کھانے سے بھی خراب ہو جاتی ہے۔ کام کرتے ہوئے ذرا سا فاقہ کرنا پڑے تو خراب ہو جاتی ہے کیونکہ بچپن سے ہی میری صحت کمزور چلی آتی ہے۔ لوگ مجھ پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کہ خود کیوں بیمار رہتے ہیں۔ کوئی بچہ یا اور عزیز بیمار ہو گیا۔ یا کوئی فوت ہو گیا۔ تو اعتراض کر دیا۔ حالانکہ

میری دعائیں

کتنی ہی کیوں نہ مقبول ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تو نہیں ہو سکتیں۔ اور گو آپ کی صحت غیر معمولی طور پر اچھی تھی۔ مگر پھر بھی آپ بیمار ہوتے تھے۔ اور آپ کے رشتہ دار بھی۔ اور آپ کے کئی بچے فوت ہوئے پس یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اگر تمہاری دعا اس قدر مقبول ہے۔ تو خود کیوں بیمار رہتے ہو۔ یا رشتہ دار کیوں بیمار ہوتے یا فوت ہوتے ہیں ۔

مجھے افسوس ہے کہ اس معترض نے میرے اس اعلان پر تمسخر اڑاتے ہوئے یہ خیال نہ کیا کہ

دعاؤں کے متعلق قرآن کریم میں وسیع قانون

بیان ہیں بعض دعائیں یقینی طور پر قبول ہو جاتی ہیں۔ بعض یقینی طور پر رد ہوتی ہیں۔ اور بعض ایسی ہوتی ہیں۔ کہ اللہ تعالے اگر چاہے تو قبول کرے۔ اور چاہے تو رد کر دے۔ پھر جو قبول ہوتی ہیں۔ ان کے متعلق بھی بعض شرائط ہیں۔ اللہ تعالے کی بعض سنتیں اور بعض قدرتیں ہوتی ہیں۔ جو دعائیں یقینی طور پر قبول ہو جاتی ہیں۔ وہ وہی ہوتی ہیں جو سنت اللہ یا

اللہ تعالے کی قدرت

کے مطابق ہوں۔ اور جو رد ہوتی ہیں وہ ان کے خلاف ہوتی ہیں۔ اللہ تعالے نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے۔ کہ لاغلبن انا ورسلی۔ مجھے اپنی ذات کی قسم ہے۔ کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یہ خدا تعالے کا قانون ہے۔ مگر کیا اس کے لئے دعا نا واجب ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی فتح کے لئے دعائیں نہیں کرتے تھے۔ کیا آپ یہ دعا نہ کرتے تھے۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ پھر کیا یہ دعا لغو تھی۔ جبکہ اللہ تعالے کا یہ قانون موجود تھا۔ کہ لاغلبن انا ورسلی۔ پس ان چیزوں کی تائید میں بھی دعائیں ہوتی ہیں۔ اور وہ جزئیات کے لحاظ سے مفید بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر وہ فتح اس سال میں ہونی ہے۔ تو اس

دعا کے ذریعہ

نو سال یا آٹھ سال میں ہو جائے گی۔ اور اس وجہ سے یہ دعائیں بھی بے اثر نہیں ہوتیں۔ بہر حال جو دعائیں خدا تعالے کی قدرت اور سنت کے مطابق ہوں وہ ضرور قبول ہو جاتی ہیں۔ اور جو خلاف ہوں۔ وہ ضرور رد ہو جاتی ہیں مثلاً کوئی شخص خواہ کتنا نیک کیوں نہ ہو۔ اپنی جہالت کی وجہ سے اگر مردے کے پاس بیٹھ کر دعائیں کرے۔ کہ وہ زندہ ہو جائے۔ تو یہ کبھی نہ ہوگا۔ خواہ وہ ناک رگڑ رگڑ کر مر جائے۔ کیونکہ یہ

خدا تعالے کی سنت اور اس کی قدرت کے خلاف

ہے۔ تو بعض دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ بعض ضرور رد ہوتی ہیں۔ اور بعض ایسی ہوتی ہیں۔ جو کبھی قبول ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی رد۔ بعض دفعہ تو ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ یہ دعائیں بھی ضرور قبول ہونے والی ہو جاتی ہیں۔ اور بعض دفعہ ایسے حالات ہوتے ہیں۔ کہ وہ ضرور رد ہونے والی ہو جاتی ہیں۔ مثلاً وہ دعائیں جو

پیشگوئیوں کے مطابق

ہوں وہ قبول ہو جاتی ہیں۔ جیسے زید یا بکر کا اپنے دشمنوں پر فتح پانا۔ یا

آگراپ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے خاص مجربات

(۲) اطباء دہلی کے مخصوص مرکبات

(۳) اطباء لکھنؤ کے زود اثر معمولات

سے

ایک باقاعدہ سند یافتہ حکیم محمد عبد اللہ قریشی ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس طبیہ کالج علیگڑھ (جہاں پانچ سال طب پڑھائی جاتی ہے) کے مشورہ کے ساتھ مکمل علاج چاہیں۔ تو آج ہی اپنی بیماری کے مفصل حالات سے اپنے قومی ویدک یونانی دواخانہ قادیان کو اطلاع دیں۔

منیجر ——— فہرست ادویات مفت طلب فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی کے ہاں لڑکا ہو جانا۔ یا مہلک مرض سے شفا پانا کوئی قانون الٰہی نہیں۔ لیکن اگر کسی ایسی بات کے متعلق کوئی پیشگوئی ہو۔ تو اس کے متعلق دعا ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ گویا جب خدا تعالےٰ کی تقدیر سے دعا مل جائے۔ تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ مثلاً کسی شخص کے ہاں شادی کے بعد گیارھویں برس لڑکا ہونا ہوتا ہے۔ تو اس کے دل میں دسویں سال دعا کی تحریک ہوتی ہے۔ اور اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ چاہتا تھا کہ اس کی عزت قائم ہو۔ اور اس کے ذریعہ اس کا فضل ظاہر ہو۔ یہ کوئی قانون نہیں۔ کہ گیارھویں سال بیٹا ہو۔ بلکہ مختلف میعادوں کے بعد ہوتے ہیں۔ ابھی ایک دوست کے ہاں اٹھارہ سال کے بعد اولاد ہوئی۔ پس جو وقت اللہ تعالےٰ کے علم میں اس کام کے متعلق ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ اگر دعا مطابقت کھا جائے۔ تو وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کے فیصلہ سے آملی۔ اس کی یہی خوبی ہے۔ کہ وہ ایسے وقت کے ساتھ شامل ہو گئی ہے۔ جب خدا تعالےٰ پہلے ہی قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

یہ

خدا تعالےٰ کی رحمت کی نسیم

تھی۔ اور اس نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ آج ہم دعائیں قبول کریں گے۔ اور اس نے اپنے مسیح کو بھی اس سے آگاہ کر دیا۔ کہ یہ تقدیر ہے اس سے فائدہ اٹھا لو۔ اب میں نے جو یہ کہا کہ

اگر انگریز قوم

سچے دل سے توحید پر قائم ہو کر مجھ سے دعا کی درخواست کرے۔ تو اسے فتح حاصل ہو گی۔ یہ خدا تعالےٰ کی پیشگوئیوں اس کے کلام اور میری رویاؤں کے عین مطابق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قوم کے لئے بہت دعائیں کی ہیں مگر ان قوموں نے خدا تعالےٰ کے تخت پر ایک بندے کو بٹھایا ہوا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ ان کو ابتلاؤں میں ڈال رہا ہے پنجابی انکار کریں تو بے شک کریں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے متعلق جو جو دعائیں کی ہیں۔ ان کے قبول ہونے میں روک ان کا شرک ہی ہے۔ اگر یہ روک جزواً یا کلاً دور ہو جائے۔ تو یہ دعائیں فوراً قبولیت کا جامہ پہن لیں گی میں نے کئی رویا ایسے دیکھے ہیں۔ کہ میری دعاؤں سے ان کی مصیبتیں ٹل سکتی ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ میں جو دعا کرتا ہوں وہ ضرور قبول ہوتی ہے اگر میرے اختیار میں یہ بات ہوتی۔ تو میں ان تکلیفوں کو ہی کیوں نہ ٹال دیتا جو خود مجھ پر آتی ہیں۔ قرآن کریم میں ہے کہ کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے۔ کہ اگر تم خدا تعالےٰ کے اتنے ہی محبوب ہو۔ تو کیوں تمہارا فلاں کام نہیں ہو جاتا مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے محمدؐ ان سے کہہ دے کہ اگر میرے اختیار کی بات ہوتی تو میں سب بھلائیاں اپنے ہی لئے نہ جمع کر لیتا؟ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ قانون نہ تھا۔ تو میرے لئے کیونکر ہو سکتا ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی یہی قانون تھا۔ کہ جب خدا تعالےٰ دعا قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور کسی نشان کے ذریعہ آپ کی عزت قائم کرنا چاہے۔ تو وہ ضرور قبول کر لیتا۔ تو میرے لئے یا کسی اور کے لئے اس کے خلاف کیونکر ہو سکتا ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ انگریزوں کی طاقت میں ہے کہ چاہیں تو ہمیں پھانسی دے دیں۔ یا قید کر دیں۔ حالانکہ اس وقت وہ دشمن کے مقابلہ میں کمزور نظر آتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے میرا دعویٰ ہے کہ

میری دعا سے انکی مشکلات دور ہو سکتی ہیں

کیونکہ انگریزوں کا ہماری جانوں پر تصرف اور قانون کے ماتحت ہے۔ اور اس بارہ میں دعا کی قبولیت ایک اور قانون کے ماتحت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑنے کے لئے ایران کے بادشاہ نے ارادہ کیا تھا۔ مگر ابھی پکڑنے والے نہ آئے تھے۔ صرف پیغام لے کر یمن کے گورنر کے آدمی پہنچے تھے مگر آپ نے ان سے فرمایا۔ کہ جاؤ اپنے آقا سے کہہ دو کہ ہم نہیں آتے۔ تمہارے خدا کو ہمارے خدا نے مار دیا۔ اللہ تعالےٰ نے اس بادشاہ کے لڑکے کو تحریک کی اور اس نے اپنے باپ کو مار دیا۔ مگر احد کی جنگ میں دشمن نے آپ پر حملہ کیا۔ پتھر مارے۔ آپ کے دانت ٹوٹ گئے۔ سر زخمی ہو گیا۔ اور خود کی کیلیں سر میں کھب گئیں آپ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ اور آپ کے اوپر بعض اور زخمی صحابہ گرے۔ اور صحابہ نے خیال کر لیا کہ آپ شہید ہو گئے۔ اب کوئی کہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کو آپ کی اتنی عزت منظور تھی۔ کہ آپ کی خاطر ایران کے بادشاہ کو اتنی دور مروا دیا۔ تو اس نے احد کے میدان میں کافروں کو آپ کو اسطرح پتھر کیوں مارنے دئیے تو یہ اعتراضات درست نہیں۔ یہ

اللہ تعالیٰ کی مصلحتیں اور حکمتیں

ہوتی ہیں۔ یہ راز ہیں۔ بعض مواقع پر وہ تھوڑی سی بات پر پکڑ لیتا ہے بعض دفعہ کسی مصلحت کے ماتحت ڈھیل دیتا ہے تا انسان کی بے بسی اور بے سروسامانی ظاہر ہو۔ پس میں اگر کوئی دعویٰ کرتا ہوں۔ تو اسی جگہ جب خدا تعالےٰ کہے ورنہ میں تو کمزور انسان ہوں۔ یہ کس طرح کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ میرے لئے ایسی قدرت دکھائے۔ جو اس کی طرح وسیع ہو۔ بلکہ ایسی وسیع قدرتیں تو خدا تعالےٰ خود اپنے لئے بھی نہیں دکھاتا۔ کیا

تبلیغ کا دلچسپ طریقہ

افسانے تو آپ نے ہزاروں پڑھے ہونگے۔ مگر ہمارے افسانے سے زیادہ دلچسپ آج تک نہیں مطالعہ فرمایا ہوگا۔ اور پھر لطف یہ کہ مذہبی افسانہ ہے۔ اس کتاب کا نام "خاتم النبیین" ہے جس کے ذریعہ سو آیات اور اڑھائی سو احادیث سے بحث کر کے مخالفت کو دس ہزار کا چیلنج دیا ہے اور دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ کتاب ہاتھ میں لینے کے بعد ختم کرنے سے پہلے ہاتھ سے رکھنا غیر ممکن ... صفحات کے باوجود افسانہ کی حلاوت اس غضب کی ہے۔ کہ مخالف بھی ذوق شوق سے کتاب کا مطالعہ کرتا ہے۔ قیمت پونے چار روپے کی بجائے صرف ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اگر کتاب دلچسپ نہ ہو۔ یا اس سے بہتر کوئی دوسری کتاب آپنے مطالعہ کی ہو۔ تو حلفیہ تحریر دیگر قیمت میں واپس لیں گے۔ اگر دگنی قیمت میں واپس نہ لیں تو ہمی اخبار میں شکایت چھپوائیے۔ مینیجر بک منڈلہ عابد منزل بلیماراں دہلی

پانچ گواہ

نئی طرز کا ٹریکٹ منگوا کر اپنے زیر تبلیغ لوگوں اور اہل علم طبقہ میں موثر تبلیغ کیجئے۔ اس ٹریکٹ میں پانچ زبردست آسمانی گواہیاں دی گئی ہیں۔ جن کی اشد سے اشد مخالف بھی تردید نہیں کر سکتا۔ جو دلوں کو زبردست اپیل کرنیوالی ہیں۔ اس پر لطف یہ ہے۔ کہ مختصر ہونے کے علاوہ نہایت جامع اور مکمل مضمون ہے۔ ایک ہزار ائمہ مساجد کو یہ ٹریکٹ بھیجنے کا ارادہ ہے۔ ائمہ مساجد کے پتوں سے بھی مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں خاکسار۔ عبد الرحمٰن مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان
قیمت فی سینکڑہ ۱۲ ؍ مینے کا پتہ: دفتر بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قادیان

دنیا کی تمام ایجاد کردہ کریموں کی سرتاج

ملکہ کریم

کارخانہ ملکہ کریم کو میٹھے باداموں کے تازہ روغن۔ ملائی اور کستوری کے بڑے اجزا کے مرکبات سے سائنس کے اصولوں کے مطابق تیار کرتا ہے یہی سبب ہے کہ چہرہ کے مسامات میں فوراً جذب ہو کر قدرتی رنگت میں کمی نہیں آنے دیتی اور اکثر جلدی امراض میں اس کا نمایاں اثر معلوم ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی دس آنہ علاوہ محصولڈاک۔
ملنے کا پتہ: مینیجر دواخانہ احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں خدا تعالےٰ کی توہین اور تحقیر کرنے والے

نہیں۔ بعض لوگوں کو یونہی فالج ہو جاتا ہے مگر روس میں ایسے ڈرامے کئے جاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کا ایک مجسمہ بنا کر بٹھایا جاتا ہے اور ایک شخص لینن بنکر اس کے متعلق فیصلہ کرنے بیٹھتا ہے۔ اور لوگ خدا تعالےٰ کے متعلق اس کے سامنے یہ باتیں پیش کرتے ہیں۔ کہ یہ بڑی ظالم ہستی ہے۔ اس نے دنیا پر کئی قسم کے عذاب نازل کئے ہیں یہ قحط نازل کرتا ہے۔ وبائیں بھیجتا ہے۔ اور لینن فیصلہ کرتا ہے۔ کہ اسے پھانسی دے دیا جائے۔ اور پھر اس مجسمہ کو پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے۔ مگر ان پر خدا تعالےٰ کا عذاب نازل نہیں ہوتا۔ لیکن بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے منہ سے کوئی چھوٹا سا جملہ بھی نکل جاتا ہے۔ تو وہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ یہ مضمون بڑا وسیع ہے جس کا یہ خطبہ متحمل نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم نے اسے کھول کر بیان کیا ہے۔ بس میں اس

نادان معترض سے

کہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ نہ کرو آپ اسی قسم کے نشان دکھانے آئے تھے۔ اور ایسے بندے پیدا کرنا آپ کا ایک مقصد تھا۔ جن کی دعاؤں سے اللہ تعالےٰ دنیا میں بڑے بڑے انقلابات پیدا کر دے۔ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ

چو پیش آں بروی کار یک دعا باشد

اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ جو کام ساری دنیا نہیں کر سکتی۔ وہ ایک دعا سے ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے بھی نہیں کہ اللہ تعالےٰ ہر دعا کو ضرور قبول کر لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صاحبزادہ مبارک احمد فوت ہوا مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہوئے آپ نے دعائیں بھی کیں۔ مگر وہ فوت ہو گئے اور یہ بھی آپ کا ایک نشان ہے۔ کیونکہ مرزا مبارک احمد صاحب کے متعلق آپ نے قبل از وقت بتا دیا تھا۔ اور جب کوئی بات قبل از وقت کہہ دی جاتی ہے۔ تو وہ نشان بن جاتی ہے۔ پس نہ تو یہ ہوتا ہے۔ کہ ہر دعا قبول ہو جاتی ہے۔ اور نہ ہر رد ہوتی ہے۔ ہاں جو دعا وہ قبول کرنے کا فیصلہ کرے۔ وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اسے کوئی رد نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے۔

بہرحال اللہ تعالےٰ کے جو فضل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوئے ان کا جاری رہنا ضروری ہے۔ پیغامیوں کا یہ حق تو ہے۔ کہ کہدیں۔ یہ تمہارے ذریعہ جاری نہیں ہو سکتے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ وہ میرے مقابلہ پر اپنے امام یا لیڈر کو پیش کریں اور کہیں۔ کہ اس کے ذریعہ ان فضلوں کا اظہار ہوتا ہے۔ اور اگر واقعی خدا تعالےٰ اس کے ذریعہ آئندہ کے امور کے متعلق خبریں ظاہر کرے اور اس کی دعاؤں کو غیر معمولی طور پر سنے تو ہم مان لیں گے کہ ہم کو غلطی پر تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت ہے۔ مگر یہ لوگ تو دروازہ ہی بند کرتے ہیں۔ کیا عجیب بات ہے۔ کہ ان کے عقیدہ کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آئے تو نبوت بند ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تو دعا کی قبولیت کا دروازہ بند ہو گیا اور اب کوئی تیسرا مامور آیا تو شاید ایمان بھی بند ہو جائے گا۔ اور دنیا میں صرف کفر ہی کفر رہ جائے گا۔ خدا تعالےٰ کی مہر تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام سے ثابت ہے رحمت کے دروازے کھولدیتی ہے مگر مولوی محمد علی صاحب نے ایک ایسی مہر ایجاد کی ہے کہ ہر بھلائی اور خیر کا دروازہ بند کیا جا رہا ہے

سیلان کی وجہ سے اگر آپ کے گھر میں اولاد نہ ہوتی ہو تو ہماری سیلان کی مجرب المجرب دوائی استعمال کر کے حکیم حقیقی کی حکمت کاملہ کا مشاہدہ کریں قیمت دو روپے علاوہ محصولڈاک ۸؍ **منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور**

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں۔ "سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں۔"

الہام الیس اللہ بکاف عبدہ کا خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا طیار کئے جاتے ہیں

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ ۲؍ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۹ جولائی۔ آج دارالعوام میں وزیر خزانہ نے تحریک کی۔ کہ جنگی اخراجات کے لئے ایک ارب پونڈ قرضہ حاصل کرنے کی اجازت دی جائے۔ ۱۳ مارچ کو ستر کروڑ پونڈ قرضہ حاصل کرنے کی منظوری لی گئی تھی۔ جس میں سے ۵۷ ½ کروڑ خرچ ہو چکا ہے۔ آجکل جنگ کے سلسلہ میں برطانیہ کو روزانہ ۷۵ لاکھ پونڈ (۱۲ ½ کروڑ روپیہ) خرچ کرنا پڑتا ہے۔

لنڈن ۹ جولائی برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے اعلان کیا ہے کہ برلن کی اطلاعات کے مطابق فی الحال فرانسیسی فوجوں کو غیر مسلح نہیں کیا جائیگا۔ کیونکہ ممکن ہے۔ فرانس برطانیہ کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ کر دے۔

لنڈن ۹ جولائی۔ صلح نامہ کی شرائط کے مطابق فرانس نے لورین کا سارا علاقہ ہمیشہ کے لئے جرمنی کے حوالہ کر دیا ہے

لنڈن۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شام کے فرانسیسی کمانڈر انچیف اپنے عہدہ سے دست بردار ہو رہے ہیں۔ کیونکہ موجودہ حکومت کے ساتھ ان کے اختلافات شدید ہیں۔

لنڈن ۹ جولائی۔ برلن سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہٹلر نے تمام یورپین ممالک کی ایک صلح کی کانفرنس بلائی ہے۔ جس میں مفتوحہ ممالک کو قطعی شرائط پیش کی جائیں گی۔ برطانیہ اور روس کو اس میں شامل نہیں کیا جائیگا۔

لنڈن ۹ جولائی۔ صدر جمہوریہ فرانس موسیو لیبرون نے مارشل پیٹاں کے حق میں استعفٰے دے دیا ہے۔ چیمبر آف ڈپٹیز نے ۳۹۵ آراء کی حمایت اور صرف تین کی مخالفت سے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ فرانس کا کانسٹی ٹیوشن بدل دیا جائے۔ اب گویا فرانس کے جنگی کارخانے جرمنی کے لئے سامان تیار کریں گے۔

شملہ ۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق وائسرائے ہند اپنی سکیم پر عمل کر رہے ہیں۔ اور عنقریب ایگزیکٹو کونسل میں غیر سرکاری ممبروں کے اضافہ کا اعلان ہونے والا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کانگرسی صوبوں کے گورنروں کے لئے بھی غیر سرکاری مشیر مقرر کر دیئے جائیں گے۔

شملہ ۹ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند عنقریب ایک ایک اور اڑھائی اڑھائی روپیہ کے نوٹ جاری کرنے والی ہے۔ تا پبلک کی تکلیف دور ہو سکے۔

بنکاک (سیام) ۹ جولائی۔ انام کے بادشاہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ انام فرانسیسی ہند چینی (چین و برما کا درمیانی علاقہ) کا ایک حصہ ہے۔ شاہ کی عمر صرف ۲۷ سال تھی۔

پیرس ۹ جولائی۔ جرمن خفیہ پولیس اس وقت تک صرف پیرس سے چار ہزار کمیونسٹوں کو گرفتار کر چکی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس پہلے سے ہی ان لوگوں کی فہرستیں تھیں

لنڈن ۹ جولائی۔ مغربی افریقہ کی بندرگاہ ڈکار میں فرانس کا ایک ۳۵ ہزار ٹن کا جنگی جہاز تھا۔ جس کی قیمت پچاس لاکھ پونڈ سے بھی زیادہ تھی۔ اس پر برطانیہ کے بیڑے نے حملہ کر کے اسے ناکارہ کر دیا ہے۔ اس کے کمانڈر نے برطانیہ کی شرائط ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ امریکہ کے جنوبی ساحل کے نزدیک فرانس کے ایک اور تیس ہزار ٹن کے جہاز نے برطانوی بیڑے سے بچنے کے لئے خودکشی کر لی۔

شملہ ۹ جولائی۔ جولائی میں ایک سو ہندوستانی ڈاکٹر فوج میں بھرتی کئے جائیں گے۔ اور ایک سو اگلے ماہ۔ پچاس سب اسسٹنٹ سرجن اس کے علاوہ ہیں۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ میونک میں آج ہنگری۔ اٹلی اور جرمنی کے وزرائے خارجہ کا جلسہ ہو رہا ہے۔ ہنگری نے بھی رومانیہ سے جو مطالبات کئے ہیں۔ ان پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ بلغاریہ کے اخبارات اس معاملہ میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ جنوبی دوبرجا کے متعلق بلغاروی مطالبہ پر بھی غور کیا جانا چاہیئے۔

بخارسٹ ۱۰ جولائی۔ آج آئرن گارڈ پارٹی کے لیڈر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ نیشنل فرنٹ پارٹی جسے شاہ کیرول توڑنے کا حکم دے چکے ہیں۔ دوبارہ قائم کر رہا تھا۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ جرمن ہوائی جہازوں نے کل انگلستان پر جو حملہ کیا۔ اس میں ان کے نو جہاز گرائے گئے۔ گذشتہ تین ہفتوں کے ناکام حملوں میں ۶۲ جرمن ہوائی جہاز گرائے جا چکے ہیں۔

روم کے سمندر میں اطالوی جنگی جہازوں نے جب برطانوی جنگی جہازوں کو دیکھا۔ تو وہ دھوئیں کے بادلوں میں دم دبا کر بھاگ گئے۔ برطانوی جہاز ان کا پیچھا کر رہے ہیں۔ ابھی کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔

شملہ ۱۰ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت یہ انتظام کر رہی ہے۔ کہ ہندوستان میں دوائیاں اور کیمیاوی اشیاء کافی مقدار میں مل سکیں۔ اس کے لئے تحقیق کر رہی ہے۔ کہ کون کون سی چیزیں یہاں کتنی کتنی تیار ہو سکتی ہیں۔

حکومت ہند کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آر۔ آئی۔ ایم۔ سی کی ۲۲ ویں کمپنی لاپتہ ہے۔ یہ خچر باربرداری کا ایک حصہ تھی۔ جسے فرانس میں سیجیولائن کے پیچھے سکس کے علاقہ میں تعینات کیا گیا تھا۔ خیال تھا۔ کہ اسے ریل کے ذریعہ نکال لیا جائے۔ مگر جرمن فوجوں نے اس پھرتی سے اس علاقہ پر گھیرا ڈال لیا کہ نکالنا ناممکن ہو گیا۔ غالباً اسے دشمن نے گرفتار کر لیا ہے۔ فرانس میں ہندوستانی فوج کے جو اور دستے تھے۔ وہ بخیریت واپس پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ دو اور فرانسیسی جہاز برطانی بیڑے کے قبضہ میں آ گئے ہیں۔ ایک ۳۴ ہزار ٹن کا سنگاپور کے سمندر میں تھا۔ اور دوسرا تیس ہزار ٹن کا۔ اب فرانس کے ۹ بڑے جنگی جہازوں میں سے صرف ایک باقی رہ گیا ہے۔

بحیرہ روم میں برطانوی اور اطالوی بیڑے کی لڑائی میں اطالوی بیان کے مطابق ۹۴ اطالوی مارے اور ۹۶ زخمی ہوئے۔ اس کا ایک برباد کرنے والا جہاز ڈوب گیا ہے۔ اٹلی کی ایک ڈبکی کشتی واپس نہیں آ سکی۔ برطانوی بیان کے مطابق ایک اطالوی جہاز جہاز کو گولہ لگا ہے۔ مگر وہ کنارے پر پہونچنے میں کامیاب ہو گیا۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ آئرلینڈ کے کناروں کے پاس بارودی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ آج آئرلینڈ کے ایک وزیر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم یہ امید کرتے ہیں کہ ہم لڑائی سے بالکل الگ تھلگ ہیں اس سے بچ نہیں سکتے

دہلی ۱۰ جولائی۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس اگست کے دوسرے ہفتہ میں ہوگا۔ مہاسبھا کے جنرل سیکرٹری مسٹر جگن ناتھ کا آج انتقال ہو گیا۔ آپ کی عمر ۴۳ سال تھی۔

رنگون ۱۰ جولائی مقامی بندرگاہ کے کمشنروں نے لڑائی کے فنڈ میں دس ہزار پونڈ کی رقم دی ہے

جے پور ۱۰ جولائی۔ والئے جے پور نے اپنی ذاتی فوج کی خدمات حکومت برطانیہ کے سپرد کر دی ہیں۔ اسے جلد ٹریننگ کے لئے بلایا جائے گا۔ اور ضروری اخراجات کے لئے ریاستی خزانہ سے ایک لاکھ روپیہ دیا جائیگا۔

کلکتہ ۱۰ جولائی یہاں کے ایسٹ انڈیا فنڈ میں دس لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ جس میں سے ۵۵ ہزار پونڈ کی رقم ہوائی جہاز خریدنے کے لئے حکومت برطانیہ کو بھیجی جا چکی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ نورالدین رضؓ

بیادگار

حضرت حکیم الامتہ طبیب شاہی حاجی الحرمین سیدنا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضؓ

زیر نگرانی ابنائے حکیم الامتہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

مدت سے احباب کی طرف سے اس خواہش کا اظہار ہو رہا تھا۔ کہ وہ طبی فیضان جس کو حضرت والد بزرگوار نے عمر بھر جاری رکھ کر ہزارہا بندگان خدا کو فائدہ پہنچایا تھا۔ اسے آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کی یادگار کے طور پر جاری رکھا جائے۔ مگر احباب کی یہ خواہش ہماری تعلیمی معروفیتوں کی وجہ سے اب تک پوری نہ ہو سکی تھی۔ اب ہم نہایت مسرت کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم اس قابل ہوئے ہیں۔ کہ اس مبارک مقصد کو پورا کرنے کے لئے آپ کے مبارک نام پر **دواخانہ نورالدین** رضؓ کی بنیاد رکھیں۔

حضرت حکیم الامتہ طبیب شاہی سیدنا نورالدین رضی اللہ عنہ کی تمام عمر کے مجربات کا نچوڑ جس کو اپنی آخری عمر میں حضور نے ایک

قلمی بیاض

میں جمع کر دیا تھا۔ خدا کے فضل سے ہمارے پاس بعینہٖ محفوظ ہے۔ اس بیش بہا خزانہ پر ہم جس قدر بھی فخر کریں۔ کم ہے۔ اس میں آپ نے تمام چھوٹے بڑے اور پیچیدہ سے پیچیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کو بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کی بیان فرمودہ ہدایات کی روشنی میں ہم نے

صحیح خالص اور اعلےٰ اجزاء

کے ساتھ ان مجربات کو خود اپنی نگرانی میں تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور کسی نسخہ میں اس کے قیمتی اجزاء کے قلیل القیمت بدل نہیں ڈالے۔ کیونکہ ان قیمتی دواؤں کا جو مخصوص ذاتی اثر ہوتا ہے۔ وہ ان کے بدل اجزاء میں ہرگز نہیں ہوتا۔ پس احباب اپنی تمام

طبی ضروریات

کے لئے **دواخانہ نورالدین** رضؓ کو یاد رکھیں۔ اگر کوئی نسخہ تیار کرانا ہو تو بہترین اور اصلی اجزاء سے تیار کر کے بھیجا جائے گا۔ بیماری کی مفصل کیفیت لکھنے پر مناسب نسخہ تجویز کیا جائے گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے مشہور مجربات جو نہایت احتیاط سے تیار کئے جاتے ہیں۔ مناسب قیمت پر مہیا کئے جائیں گے۔

آخر میں ہم احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ارادوں میں برکت دے اور وہ طبی چشمۂ فیض جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے ذریعہ جاری ہوا تھا۔ **دواخانہ نورالدین** رضؓ کے ذریعہ روز افزوں ترقی کرے۔

ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے صرف یہ پتہ یاد رکھیں

دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

المشتہرین

ابنائے حضرت حکیم الامتہ خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی